بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالت عذر میں کرسی پر نماز پڑھنے پر اعتراض کا جواب

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ کیا معذور شخص کے لیے مسجد میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے؟ بعض حضرات کا موقف ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں، شدید علالت کے باوجود، زمین پر بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور کرسی استعمال نہیں فرمائی، لہٰذا مسجد میں کرسی پر نماز پڑھنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اور آیتِ مبارکہ ﴿لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ کے منافی ہے۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ مسجد میں کرسی پر نماز پڑھنے کی کوئی شرعی گنجائش نہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ دعویٰ شرعاً کس حد تک درست ہے؟ کیا واقعی مسجد میں کرسی پر نماز پڑھنے کی کوئی جائز صورت نہیں ہے؟ اور اگر کوئی شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

جواب

مذکورہ دعویٰ کہ: "مسجد میں کرسی پر نماز پڑھنے کی کوئی شرعی گنجائش نہیں۔" شرعاً درست نہیں۔ شریعت مطہرہ نے مریض اور معذور شرعی کو نماز میں حسبِ استطاعت (یعنی جس طرح نماز پڑھنے پر قدرت ہو اسی طرح) نماز پڑھنے کی رعایت دی ہے، لہٰذا جو شخص تھوڑی دیر کے لیے بھی نہ خود کھڑا ہو سکتا ہے، اور نہ کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر ہی کھڑا ہو سکتا ہے، یا کھڑا تو ہو سکتا ہے لیکن زمین پر یا زمین پر رکھی کسی اتنی اونچی چیز پر جو بارہ (12) انگل یعنی نو (9) انچ سے زیادہ اونچی نہ ہو، سجدہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہاں! جس قدر تعظیم اور عاجزی کے قریب طریقہ اختیار کیا جائے، اسی قدر بہتر ہے، لہٰذا اگر زمین پر دوزانو بیٹھ کر پڑھنے میں مشکل نہیں، تو بہتر ہے کہ اسی طرح پڑھے، چارزانوں یا اکڑوں بیٹھ کر نہ پڑھے، اسی طرح کرسی پر بھی نہ پڑھے۔ اور اگر زمین پر دوزانو بیٹھ کر پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے، لیکن چارزانوں یا اکڑوں بیٹھ کر پڑھنے میں مشکل نہیں، تو اب کرسی پر پڑھنے کے مقابلے میں زمین پر چار زانوں یا اکڑوں بیٹھ کر، جس طرح آسانی ہو، اسی طرح پڑھنا بہتر ہے۔ ہاں! جب زمین پر بیٹھنے میں مشکل ہو، تو اب کرسی پر بیٹھ کر پڑھے، لیکن اس میں بھی حتی الامکان ٹیک لگانے سے بچے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا: ”صَلِّ قَائِمًا، فإن لم تستطع فقاعدا، فإن لم تستطع فعلى جنب“ ترجمہ: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، پھر اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھو، اور اگر بیٹھنے کی بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔ (کنز العمال، الباب الثانی فی أحکام الصلاۃ و مفسداتہا و مکملاتہا، الفصل الثانی: فی أرکان الصلاۃ جلد 7، ص 434، مطبوعہ: بیروت)

مجمع الانہر میں ہے "وإن تعذر الركوع أو السجود أومأ برأسه أي يشير إلى الركوع والسجود قاعدا إن قدر على القعود لأنه وسعه وجعل سجوده بالإيماء أخفض من ركوعه لأن نفس السجود أخفض من الركوع فكذا الإيماء به" ترجمہ: اور اگر رکوع یا سجدہ ممکن نہ ہو تو وہ بیٹھ کر سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے، اگر بیٹھنے پر قادر ہو، کیونکہ یہی اس کی استطاعت ہے، اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ جھکاؤ والا کرے، کیونکہ حقیقی سجدہ، رکوع سے زیادہ پست ہوتا ہے، اسی طرح اس کا اشارہ بھی۔ (ملتقی الابحر مع مجمع الانھر، جلد 1، صفحہ 154، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔۔۔ اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں، مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو۔۔۔ لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 720، 722، مکتبۃ المدینہ)

عذر کی صورت میں جیسے آسانی ہو بیٹھا جاسکتا ہے، چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "اقول: ینبغی ان یقال ان کان جلوسه کما یجلس للتشھد ایسر من غیرہ او مساویا لغیرہ کان اولی والا اختار الایسر في جمیع الحالات" ترجمہ: میں کہتا ہوں مناسب یہ ہے کہ اگر معذور کو تشہد میں بیٹھنے والے کی طرح بیٹھنا، دوسرے طریقوں سے بیٹھنے کے بنسبت آسان یا برابر ہو، تو تشہد میں بیٹھنے والے کی طرح بیٹھنا اولی ہے، وگرنہ جو طریقہ آسان ہو اسے اختیار کرے۔ (رد المحتار مع الدر المختار جلد 02، صفحہ 683، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے "إذا لم یقدر علی القعود مستویا و قدر متکئا أو مستندا إلی حائط أو إنسان یجب أن یصلي متکئا أو مستندا" ترجمہ: جو سیدھا نہیں بیٹھ سکتا، لیکن کسی دیوار یا انسان پر ٹیک یا ان کا سہارا لے کر بیٹھ سکتا ہے تو اس صورت میں نمازی کے لئے کسی چیز کے سہارے یا اس پر ٹیک لگا کر بیٹھنا واجب ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 01، صفحہ 136، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔ ہاں دوزانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دوزانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 720، مکتبۃ المدینہ)

سوال میں مذکور آیت مبارکہ کی تفسیر:

اور آیتِ مبارکہ ﴿لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ کو معذور شخص کے لیے مسجد میں کرسی پر نماز پڑھنے کی مطلق ممانعت کی دلیل بنانا درست نہیں، اس آیت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ: "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مقابلے میں اپنی طرف سے کوئی بات یا طریقہ اختیار کرکے پیش قدمی نہ کی جائے۔" لہٰذا، اگر کسی مسئلے میں قرآن وسنت سے شرعی رخصت ثابت ہو، تو اس رخصت پر عمل کرنا آیت کے خلاف نہیں، بلکہ اللہ اور رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت ہی ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب واحترام ملحوظ رکھنے کی تعلیم دی ہے اور آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت کے بغیر کسی قول اور فعل میں اصلاً ان سے آگے نہ بڑھنا تم پر لازم ہے کیونکہ یہ آگے بڑھنا رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب واحترام کے خلاف ہے جبکہ بارگاہِ رسالت میں نیازمندی اور آداب کا لحاظ رکھنا لازم ہے اور تم اپنے تمام اَقوال واَفعال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو یہ ڈرنا تمہیں آگے بڑھنے سے روکے گا اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ تمہارے تمام اقوال کو سنتا اور تمام افعال کو جانتا ہے اور جس کی ایسی شان ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

اس آیت کے شانِ نزول سے متعلق مختلف روایات ہیں، ان میں سے دو روایات درج ذیل ہیں:

(1)... چند لوگوں نے عیدُ الاضحی کے دِن سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں۔

(2)... حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آگے نہ بڑھو۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد9، صفحہ394، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5420

تاریخ اجراء: 20 ربیع الاول 1445ھ/07 اکتوبر 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net